کاہو کی منافع بخش کاشت

کاہو ادویات میں استعمال ہونے والی جڑی بوٹیوں میں سے ایک ہے جس کے بیج اور تیل کا استعمال یونانی حکمت میں عام ہوتا ہے۔اس کا پودا شروع میں سلاد کے پودے سے مشابہت رکھتا ہے مگر بعد میں اس کا قد 4 یا 5 فٹ ہو جاتا ہے۔زمین اور پانی کے لحاظ سے گندم کی فصل کا حریف ہے۔کاہو کی کامیاب فصل لینے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا بہتر ہوگا۔

زمین اور آب و ہوا

ہر قسم کی زمین میں کاہو کی کاشت کی جاسکتی ہے لیکن سیم زدہ اور کلراٹھی زمین اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔میرا زمین بہتر خیال کی جاتی ہے۔اس کی کاشت ہر قسم کی آب و ہوا میں ہوسکتی ہے۔لیکن فصل کے ابتدا میں ٹھنڈے موسم کی ضرورت ہوتی ہے ٹھنڈے موسم میں پودا اچھا پھلتا پھولتا ہے۔جب پکنے کے قریب ہو تو گرم موسم کی ضرورت ہوتی ہے۔

زمین کی تیاری

کاہو کی کاشت کے پندرہ سے بیس روز قبل بارہ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ زمین میں ملا دینی چاہیئے اور اس کے بعد دو تا تین مرتبہ چلانا چاہیئے تاکہ گوبر کی کھاد اچھی طرح زمین میں مل جائے بعد ازاں بجائی سے بیشتر راؤنی کے بعد دو تین دفعہ ہل اور سہاگہ چلایا جائے تاکہ زمین باریک ہو جائے اور ڈھیلے وغیرہ نہ رہیں۔زمین اونچی نیچی ہو تو اسکو ہموار بھی کر لینا ضروری ہے تاکہ پانی ہر جگہ یکساں مقدار میں دیا جاسکے۔

شرح بیج

3 سے 4 کلوگرام بیج فی ایکڑ درکار ہے۔

طریقہ کاشت

کاہو کی کاشت وتر اور خشک دونوں طریقوں سے ہوسکتی ہے۔وٹیں بنا کر اور ہموار زمین پر دونوں طرح اسکی کاشت کی جاتی ہے اگر وٹوں پر اس کی کاشت کرنی مقصود ہو تو وٹیں 1.5 فٹ کے فاصلہ پر بنانی چاہئیں۔وٹوں یا کھیلیوں کے سروں پر 12 انچ کے فاصلہ پر چوکے لگا دیئے جائیں۔بجائی کے بعد پانی دے دیا جائے۔لیکن یہ خیال رکھیں کہ پانی وٹوں یا کھیلیوں کے سروں پر سے نہیں گزرنا چاہیے۔ورنہ بیج اُگ نہیں سکے گا۔پانی اتنا دینا چاہیئے کہ کھیلیوں کے سروں تک پانی کی نمی پہنچ جائے۔دوسرا پانی ایک ہفتہ کے بعد دے دینا چاہیئے تاکہ بیج اُگ سکیں۔بیج ایک انچ سے ڈیڑھ انچ کی گہرائی تک بونا چاہیئے۔اگر ہموار زمین پر کاشت کرنی ہو تو اچھے وتر میں 1.5 فٹ کے فاصلے پر لائنوں میں بذریعہ ڈرل اسکی کاشت کی جاسکتی ہے۔وتر میں بجائی کی صورت میں پانی اس وقت لگانا چاہیئے۔جبکہ سب بیج اُگ آئے ہوں۔بیج آٹھ سے دس دن میں اُگ آتے ہیں۔15 اکتوبر سے 20 نومبر تک اسکی بجائی کا بہترین وقت ہے۔

چھدرائی اور بیماریوں سے تحفظ

اگاؤ مکمل ہونے کے بعد جب پودے 3 یا 4 انچ کے ہو جائیں تو ان پر ایک بیماری کا حملہ ہوسکتا ہے۔ جسے ڈیمپنگ آف (Damping off) کہتے ہیں۔جس سے پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔اس بیماری کا علاج یہ ہے کہ ایک دوائی جس کا نام براسی کال (Brassical) ہے۔20 سے 25 پونڈ فی ایکڑ پودوں کی جڑوں میں بکھیر کر کھرپے سے گوڈی کر دی جائے۔اس کے بعد فصل کو پانی دے دیا جائے تو پودے مرنے سے بچ جائیں گے۔جب پودے کا سائز 4 انچ ہو جائے تو ان کی چھدرائی کر دینی چاہیئے تاکہ ایک جگہ پر دو پودے رہ جائیں۔اس لیے جب پودے کا سائز 9 انچ ہو جائے تو ایک جگہ پر صرف ایک ہی پودا رہنے دیا جائے۔

آبپاشی

اگاؤ مکمل ہو جانے کے بعد تقریباً 20 سے 25 دن تک فصل کو پانی نہیں دینا چاہیئے تاکہ پودوں کی جڑیں اچھی طرح قائم ہو جائیں بعد میں 15 یا 16 دن کے وقفہ سے پانی دیتے رہنا چاہیئے۔مارچ، اپریل میں جب موسم کچھ گرم ہو جاتا ہے تو

فصل کو پہلے کی نسبت کم پانی دینا چاہیے اگر پانی کسی جگہ پر کھڑا رہے گا تو گرم ہو جائے گا اور اس گرم پانی سے پودوں کے سوکھ جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ ٹھنڈے موسم میں کاہو کو پانی دیں تو اس سے پودا خوب پھلتا پھولتا ہے۔

نلائی

دو سے تین گوڈیوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں۔ جب پودے چھ تا سات انچ کے ہو جائیں تو پودے کے مڈھوں میں مٹی چڑھا دی جائے تاکہ پودے گرنے سے بچ جائے۔

برداشت

وسط فروری میں کاہو کے مرکب پھول نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جن میں وسط مارچ میں بیج بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ پکے ہوئے بیجوں کی پہچان بہت آسان ہے یعنی خوشے میں بیج پک جائیں تو اس کے باہر روئی سی ابھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ پہلی چنائی مارچ کے آخر میں کر لی جائے اور اس کے بعد تین چنایاں دس پندرہ دن کے وقفہ سے کرنی چاہئیں آخری دفعہ پودے کاٹ کر ان کو جھاڑ لینا چاہیے۔

چنائی کا طریقہ

چنائی کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ پودے کے خوشوں کو کپڑے کی تھیلی میں جھاڑ کر کھاڑ لیا جاتا ہے اس طرح پکے ہوئے بیج تھیلی میں جمع ہو جائیں گے۔ اس کی پیداوار 400 سے 450 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔

فوائد

- ☆ خون اور صفرا کی تیزی کو تسکین دیتا ہے۔
- ☆ دافع تبخیر معدہ ہے۔
- ☆ سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بھوک زیادہ کرتا ہے۔
- ☆ نیند لاتا ہے درد سر، نزلہ اور ریکان کا نافع ہے۔
- ☆ مالیخولیا کے لیے مفید ہے۔
- ☆ اس کا تیل سر پر ملنے اور ناک کان میں ٹپکانے سے دماغ کو تقویت پہنچتی ہے۔
- ☆ اس کے بیج سے روغن نکالا جاتا ہے۔

تحقیق:
ڈاکٹر اصغر جلیس، محمد سلیم چوہدری،
چوہدری محمد شفیق، محمد لطیف شاہ،
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی و صوبائی زرعی تحقیقاتی و توسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں رزرعی ماہرین کی سالہا سال کی تحقیقات و تجربات سے ماخوذ ھیں۔